اسلام میں عمامہ کا مقام



تالیف

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہم العالی

استاذ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ ایمان و یقین

بنوری ٹاؤن کراچی



اسٹاکسٹ

مکتبۃ الایمان

دوکان نمبر 11، سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

اسلام میں عمامہ کا مقام

☆ پیغمبر اسلام اور صحابہ کرامؓ کے متواتر عمل سے عمامہ کا سنت ہونا ثابت ہے

☆ زیر نظر کتاب میں 58 روایات سے اس کا ثبوت پیش کیا گیا ہے

☆ عمامہ مسلمانوں کے لباس کا حصہ ہے

تالیف

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہم العالی

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

مکتبہ ایمان و یقین

بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب : اسلام میں عمامہ کا مقام

مصنف : حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم

طباعت اوّل : ۲۰۱۸ء

طابع : الحبیب پرنٹنگ سروسز ناظم آباد کراچی 0321-2156429

باہتمام : عمیر احمد یوسف زئی

رابطہ : 0313-3923641

اسٹاکسٹ

مکتبۃ الایمان

دوکان نمبر 11، سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

عرضِ حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْعَمَائِمَ تِیْجَانَ الْعَرَبِ وَسِیْمَآءَ الْمَلَائِکَۃِ وَدَأْبَ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَکْمَلَانِ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَاحِبِ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ وَالسَّیْفِ الْمُشَھَّرِ وَالْعِمَامَۃِ الْمُنَوَّرِ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَرَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اما بعد!

تمام علماء وطلباء اور صلحاء مؤمنین پر واضح ہو کہ اسلام میں عمامہ کا بڑا مقام ہے اور احادیث مبارکہ میں اس کی بڑی شان ہے اسلام سے پہلے عرب معاشرہ میں بھی عمامہ کا عام رواج تھا اور مردوں کے لباس میں عمامہ لازمی طور پر استعمال کیا جاتا تھا اسلام نے عمامہ کو مسلمانوں کے لیے باعث اعزاز قرار دیا ہے چنانچہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے خیر القرون کے زمانہ میں عمامہ کو لباس میں استعمال کیا جاتا تھا خلافت عثمانیہ کے بادشاہوں اور عوام نے عمامہ کو بڑی اہمیت دی، افغان عوام اور خواص نے عمامہ کو اب تک اپنا شعار بنائے رکھا ہے۔

عمامہ اگرچہ قوموں کے لباس میں قومی حیثیت سے رائج رہا ہے اور اس کی حیثیت

قوموں کے شعار کے طور پر بھی جاتی ہے لیکن اسلام نے اس کو شرعی حیثیت دی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دوام واستمرار کے ساتھ عمل کیا ہے اور اپنی امت کو عمامہ کی ترغیب دی ہے لہٰذا اب عمامہ مسلمانوں کے ہاں صرف طبعی حیثیت سے نہیں رہا بلکہ اس نے شرعی حیثیت اختیار کر لی ہے، ہاں عمامہ سنن زوائد میں سے ہے اگر کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اتباع کے طور پر استعمال کیا تو ثواب ملے گا ورنہ ثواب نہیں ملے گا جس طرح دیگر تمام سنن زوائد کا حکم ہے عمامہ کی بحث اور تحقیق پر سلفاً وخلفاً علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں چنانچہ علامہ ابوالفضل المعروف ابن الامامؒ نے ''تحفة الامة باحكام العمة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے، شیخ امام کمال الدین محمد بن ابی شریف نے ''صوب الغمامة فی ارسال طرف العمامة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ امام شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی نے ''در الغمامة فی در الطيلسان والعذبة والعمامة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے، علامہ محمد حجازی الواعظ الشعراوی نے ''المورد المستعذبة بمصادر العمامة والعذبة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے، محدث کبیر سید محمد بن جعفر الکتانی نے ''الدعامة فی احکام سنة العمامة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

شیخ شہاب احمد بن محمد الخفاجیؒ نے ''الشمامة فی صفة العمامة'' کے نام سے کتاب لکھی ہے، مولانا عبدالبصیر خرمانی نے ''شآبیت الغمامة'' کے نام سے کتاب لکھی

اس میں ''و دقات الغمامة بجمع روایا العمامة'' کے نام سے عمدہ بحث کی ہے دیگر معاصر علماء نے عمامہ سے متعلق کئی کتابیں لکھی ہیں، بندہ عاجز کی کتاب بھی آپ کے ہاتھ میں ہے، جس کا نام ''اسلام میں عمامہ کا مقام'' ہے۔

میں اس کتاب میں سب سے پہلے عمامہ کی فضیلت کو بیان کروں گا اور پھر عمامہ کے رنگوں پر بحث کروں گا اور سیاہ عمامہ پہننے کے جواز اور استحباب کو ثابت کروں گا تا کہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ سیاہ عمامہ شیعہ روافض کا شعار ہے اہل سنت کو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ حالانکہ سیاہ عمامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ زیب تن فرمایا ہے صحابہ کرام نے اپنایا ہے اور آج کل کے دور میں سیاہ عمامہ مجاہدین کا شعار ہے یہ شیعہ کا شعار نہیں ہے، شیعہ تو پاکستان میں سیاہ عمامہ استعمال کرتے ہیں باقی دنیا میں عموماً سفید عمامہ پہنتے ہیں۔

عمامہ کا تعارف

عِمامہ فِعالہ کے وزن پر ہے عین پر کسرہ ہے یہ مفرد ہے اس کی جمع عمامات اور عمائم ہے پگڑی کو کہتے ہیں قاموس میں عمامہ کی تعریف اس طرح ہے:

اَلْعِمَامَةُ بِالْكَسْرِ مَا يُلَفُّ عَلَى الرَّأْسِ (قاموس)

یعنی عمامہ عین کے کسرہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے جو سر پر لپیٹ کر باندھا جائے۔

قَالَ الْاَزْهَرِيُّ وَالْعِمَامَةُ مِنْ لِبَاسِ الرَّأْسِ مَعْرُوْفَةٌ وَجَمْعُهَا الْعَمَائِمُ (تهذيب اللغة)

علامہ محمد بن احمد ازہری کہتے ہیں کہ عمامہ سر کے لباس کا نام ہے جو معروف و مشہور ہے اس کی جمع عمائم ہے

قَالَ ابْنُ فَارِسٍ اَلْعِمَامَةُ مَعْرُوْفَةٌ وَجَمْعُهَا عِمَامَاتٌ وَعَمَائِمُ

(معجم مقاييس اللغة)

علامہ احمد بن فارس کہتے ہیں کہ عمامہ معروف و مشہور چیز کا نام ہے اس کی جمع عمامات اور عمائم ہے. بہرحال کپڑے کا ایک وَل یا کئی وَل سر پر لپیٹنے کا نام عمامہ ہے صرف رُومال سر پر لپیٹنے کو عمامہ نہیں کہہ سکتے ہیں عمامہ کا لنگوٹہ ہو سکتا ہے۔

عمامہ کا ثبوت

یاد رکھنے کی بات ہے کہ عمامہ سنت متواترہ اور انبیاء کرام کی عادت مستمرہ رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوام کے ساتھ عمامہ استعمال فرمایا ہے اور اپنے صحابہ کرام کو اس کے استعمال کا حکم دیا ہے چنانچہ صحابہ کرام نے عمامہ کی سنت کو مکمل طور پر اپنایا ہے اور صحابہ کرام کے بعد علماء اور صلحاء نے آج تک اس سنت کو تسلیم بھی کیا ہے اور استعمال بھی کیا ہے ایک طویل زمانے تک عمامہ علماء کرام کا خصوصی شعار رہا ہے اب بھی اکثر علماء اور قوم کے سردار عمامہ کو اپنا خصوصی امتیازی نشان سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جب اپنے شاگردوں کو رخصت فرماتے تو ان کو یہ خصوصی وصیت کرتے تھے:

عَظِّمُوْ عَمَائِمَكُمْ وَوَسِّعُوْا اَكْمَامَكُمْ (وصايا ابی حنيفة)

یعنی اپنی پگڑیوں کو بڑی رکھو اور اپنی آستینوں کو کھلا رکھو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے مقتدا اور نمونہ ہیں چنانچہ قرآن کریم کا اعلان ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (احزاب:۲۱)

آپ کے بعض افعال امت کے لیے فرض کے درجہ میں ہیں اور بعض افعال واجب کے درجہ میں ہیں اور بعض افعال سنت کے درجہ میں ہیں، افعال مسنونہ دو قسم پر ہیں، سنن مؤکدہ اور سنن زوائد۔ جو سنن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعی زندگی سے متعلق ہوں اور اس میں کوئی شرعی حکم امر یا نہی موجود نہ ہو بلکہ آپ کی عادت مبارکہ سے اس کا تعلق ہو جیسے آپ کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا کھانا پینا اور لباس استعمال کرنا یہ سُنن زوائد میں شمار ہیں عمامہ پہننا اسی عادت مبارکہ سے متعلق امور ہیں۔ علماء اصول نے لکھا ہے کہ سنن زوائد کے اپنانے میں اگر کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت کرتا ہے تو اس کو سنت کا ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ہاں اگر ان طبعی امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد موجود ہو تو پھر یہ طبعی امور طبعی سے نکل کر تشریعی بن جائیں گے عمامہ اسی قسم میں ہے، اب مسلمانوں کے لیے طبعی امر نہیں ہے بلکہ تشریعی حکم ہے۔

عمامہ سے متعلق آنے والی روایات سے واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ اسلامی شرعی عمامہ سکھوں اور روافض کے عماموں سے بالکل الگ اور مسلمانوں کا ممتاز عمل ہے کیونکہ روافض کے عماموں میں شملہ نہیں ہوتا اور ٹوپی بھی نہیں ہوتی ہے اور سکھوں کے

عماموں کے باندھنے کا طرز بھی علیحدہ ہوتا ہے اور اس میں ٹوپی بھی نہیں ہوتی ہے اور نہ اس میں شملہ ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں مطلق عمامہ کو ثابت کیا گیا ہے اور پھر خاص کر سیاہ عمامہ کی بہت روات کا ذکر ہے لہٰذا اکابر علماء پر لازم ہے کہ وہ عمامہ استعمال کیا کریں تا کہ ان کو دیکھ کر عام علماء اور طلباء عمامہ استعمال کرنا شروع کریں، ان اکابر علماء کو چاہیے کہ عمامہ کی ترغیب دیا کریں اور سیاہ و سفید عماموں کی قدر کریں نہ یہ کہ سیاہ عمامہ کو شک کی نگاہ سے دیکھیں سیاہ عمامہ شیعہ روافض کا شعار نہیں ہے کیونکہ بہت مقامات میں اکثر شیعہ سفید عماموں کو استعمال کرتے ہیں پھر بھی مسلمان سیاہ عمامہ روافض کی وجہ سے نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے استعمال کرتے ہیں لہٰذا مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص سیاہ عمامہ کی توہین یا تحقیر یا تنفیر کرے۔

اسلام میں لباس کا حکم

اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے خواہ وہ شعبہ ذاتی زندگی سے متعلق ہو یا اجتماعی زندگی سے متعلق ہو انسان کے داخلی احوال سے اس کا تعلق ہو یا خارجہ پالیسی سے اس کا تعلق ہو وہ تجارتی زندگی ہو یا سیاسی زندگی ہو، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر موقع پر مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ لباس اور پوشاک مسلمانوں کی زندگی کا ایک اہم شعبہ ہے کیونکہ ہر قوم لباس اور پوشاک سے دوسری قوموں سے ممتاز ہو جاتی ہے عقلاء اور حکماء کا مقولہ ہے ''اَلنَّـــــاسُ

بِـالـلِّبَـاسِ '' کہ انسان لباس سے ممتاز ہو جاتا ہے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انسانوں کو لباس کی زینت اپنانے کا اس طرح حکم دیا ہے ارشاد عالی ہے ﴿یَـا بَنِیْ آدَمَ قَـدْ اَنْـزَلْـنَـا عَـلَـیْـکُـمْ لِبَـاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰالِکَ خَیْرٌ﴾ (اعراف:۲۶)

ترجمہ: اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے مستورہ اعضاء کو چھپاتا ہے اور تمہارے لیے آرائش کے کپڑے اتارے ہیں اور تقویٰ کا لباس وہی سب سے بہتر ہے۔

پھر ارشاد عالی ہے: ﴿یَـا بَنِـیْ آدَمَ خُـذُوْا زِیْـنَـتَـکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّ کُلُوْا وَاشْرِبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ (اعراف:۳۱)

ترجمہ: اے اولاد آدم! اپنی آرائش کو لے لو ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اپنی امت کے عقائد وایمانیات کی رہنمائی فرمائی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مادیات معاشیات اور ظاہری اخلاقیات کی بھی رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ مسلمانوں کے لباس اور پوشاک کے بارے میں آنحضرت نے واضح ارشادات فرمائے ہیں تا کہ مسلمان ملت دوسری ملتوں سے ممتاز ہو جائے اور کفار اغیار کے رنگ روغن اپنانے سے محفوظ رہ جائے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد کتاب اللباس)

جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے

نیز آپ نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا (الترمذی باب الادب)

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّاكُمْ وَلُبُوْسَ الرُّهْبَانِ فَاِنَّهُ مَنْ تَزَيَّا بِهِمْ اَوْ تَشَبَّهَ فَلَيْسَ مِنِّیْ (الطبرانی فی الأوسط)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راہبوں اور پادریوں کے لباس سے بچو کیونکہ جس نے ان کی زینت اور مشابہت اختیار کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُوْصِیْ اَصْحَابَهُ فَيَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِیَّ اَهْلِ الشِّرْكِ (رواہ مسلم)

حضرت عمر فاروق اپنے ساتھیوں سے بطور وصیت فرمایا کرتے تھے کہ تم عیش وعشرت کی زندگی اور مشرکین کے طرز وطریق سے بچو۔

مسلمانوں کے لباس میں شلوار اور قمیص کے ساتھ سر کا عمامہ بھی ہے مندرجہ بالا روایات میں لباس کے امتیازی حکم میں عمامہ کا امتیاز بھی داخل ہے لہٰذا مسلمان مردوں کے لیے عمامہ کا حکم ''مامور بہ'' بھی ہے اور ''مسنون ومندوب'' بھی ہے خاص کر علماء کے لیے عمامہ استعمال کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ سربراہ اور عالم جب عمامہ اختیار کرے گا تو ان کے مقتدی اور ماتحت عوام بھی اس کا اہتمام کریں گے بہت ہی افسوس

کا مقام ہے کہ جمعہ کی نماز میں عوام کے سروں پر عمامے نظر آتے ہیں اور منبر پر امام و خطیب چھوٹی سے ٹوپی میں ہوتا ہے اگر اس خوار صورت کو مکروہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا حالانکہ عمامہ اور قبہ جبہ جمعہ و عیدین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ استعمال کیا ہے اکثر صحابہ کرام نے سیاہ عمامے باندھے ہیں چنانچہ حضرت انس بن مالک، عمار بن یاسر، معاویہ بن ابی سفیان، ابو درداء، براء بن عازب، عبدالرحمٰن بن عوف اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم نے شاندار سیاہ عمامے باندھے ہیں، تابعین میں سعید بن المسیب، حسن بصری، سعید بن جبیر وغیرھم رحمہم اللہ نے اہتمام کے ساتھ سیاہ عمامے استعمال کیے ہیں مسلمانوں کے لیے یہ حضرات مُقتدیٰ ہیں، اس کے بعد بھی اگر علماء کرام عمامے نہیں اپناتے ہیں تو بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔

میں نے ۱۹۷۷ء میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ سے دورہ حدیث میں بخاری پڑھی ہے سال بھر حضرت سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ مدرسہ و مسجد میں خوبصورت سفید عمامہ سرخ ٹوپی پر باندھ کر استعمال کرتے تھے میں نے ان کو کبھی بھی عمامہ کے بغیر نہیں دیکھا ہے لہٰذا جامعہ کے ذمہ دار حضرات اور اس کے طلباء اور اساتذہ کو عمامہ استعمال کرنا چاہیے تاکہ حضرت بنوری رحمہ اللہ کی روح خوش ہو جائے۔

عمامہ کی مقدار

عمامہ کے لیے جس طرح کوئی خاص کپڑا متعین نہیں ہے اسی طرح اس کے لیے کوئی

خاص مقدار متعین نہیں ہے ہاں عمامہ اس طرح معروف ہے کہ اس کا ایک وَل یا دو وَل یا زیادہ ول سر پر لپیٹ لیا جاتا ہے اور اس کا ایک یا دو شملے کندھوں کے دائیں بائیں چھوڑے جاتے ہیں شملہ کے بغیر عمامہ مباح نہیں بلکہ اہل بدعت کی علامت ہے، عمامہ کے دونوں شملے اگر برابر ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر ایک شملہ لمبا اور دوسرا چھوٹا ہو جیسا کہ عام عادت ہے تو یہ بھی صحیح ہے عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مسنون ہے ٹوپی کے بغیر عمامہ شیعہ روافض اور سکھوں کی علامت ہے پگڑی میں پیوست چھوٹا شملہ آسمان کی طرف بلند کر کے کھڑا کرنا ممنوع ہے شملہ کی لمبائی کمر تک ہونی چاہیے اس سے زیادہ اسبال ہے جو ممنوع ہے، عمامہ عام طور پر تین گز کا ہونا چاہیے سات گز کا بھی ہوتا ہے اور بارہ گز کا بھی ہوتا ہے یہ لوگوں کے احوال کے مطابق ہے سب کا ذکر روایات میں موجود ہے تکبر کے طور پر عمامہ باندھنا سخت ممنوع ہے اسی طرح عمامہ کا انکار اور اس کی تحقیر و تنفیر بھی بہت بُری بات ہے۔

عمامہ کے لیے شملہ چھوڑنا ثابت ہے

عمامہ شملہ کے بغیر نہیں ہوتا ہے شملہ احادیث سے ثابت ہے چنانچہ چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدِیْرُ الْعِمَامَةَ عَلٰی رَأْسِهٖ وَیَغْرُزُهَا مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُرْسِلُ لَهَا ذُوَابَةً بَیْنَ کَتِفَیْهِ (الجامع الصغیر جلد ۲ ص:۱۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر عمامہ لپیٹ کر باندھتے تھے اور وَل پیچھے کی طرف پیوست کرتے تھے اور کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر گورنر کو خود عمامہ باندھتے تھے

(۲) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مَرْفُوْعًا قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُوَلِّیْ وَالِیًا حَتّٰی یُعَمِّمَہٗ وَیُرْخِیْ لَھَا عَذْبَۃً مِنْ جَانِبِ الْاَیْمَنِ نَحْوَ الْاُذُنِ (رواہ الطبرانی) وَاَخْرَجَہُ السُّیُوْطِی فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَرَمَزَ لَہٗ بِالضُّعْفِ (کتاب مجموعۃ الرسائل)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی کو گورنر بناتے تو اس کو خود عمامہ باندھ لیا کرتے تھے اور دائیں جانب کان کی طرف سے اس کا شملہ چھوڑ کر لٹکایا کرتے تھے (طبرانی) علامہ سیوطی نے اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۳) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ عَمْرو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءٌ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ (رواہ ابن ماجۃ فی کتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ سیاہ عمامہ باندھے

ہوئے تھے اور عمامہ کے دو شملے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمامہ زیب تن فرمایا ہے

(۴) عَنْ جعفرِ بنِ عمرٍو عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: رَئَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ وَخُفَّیْهِ (اخرجه البخاری فی الوضوء)

حضرت جابر بن عمرو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

نوٹ: عمامہ پر مسح نہیں ہوتا ہے شاید سر کے مسح کے بعد عمامہ ٹھیک کرنے کو مسح کہا گیا ہے۔

(۵) عَنِ ابْنِ الْمُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَةِ (رواه مسلم فی الطهارہ)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ یَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یَخْرُجُ یَقْضِیْ حَاجَتَهُ فَاٰتِیْهِ بِالْمَاءِ فَیَتَوَضَّأُ وَیَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ وَمُوْقَیْهِ (رواه ابو داؤد فی الطهارة)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے آپ نے حضرت بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے بارے میں پوچھا، حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کبھی قضائے حاجت سے باہر آتے تو میں پانی لا کر ان کو دیتا تھا پس آنحضرت جب وضو بناتے تو آپ اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

وضاحت:

عمامہ پر مسح ابتدائے اسلام میں تھا پھر موقوف ہو گیا یا دیکھنے والے نے مسح سمجھا ورنہ یہ عمامہ کے سیدھا کرنے کا عمل تھا یا عمامہ کے نیچے باریک کپڑے کو عمامہ کہا گیا ہے جس پر مسح جائز ہے کیونکہ وہ سر ہی کا حصہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ زیب تن فرمایا ہے

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ (ترمذی کتاب الجھاد)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۹) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ عَمْرو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَئَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

(مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب اللباس)

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۱۰) عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

(ابن ماجہ کتاب اللباس)

حضرت عبید اللہ بن دینار حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوئے اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۱۱) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا آپ نے عمامہ کے دونوں طرف (شملے) دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

(۱۲) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَئَیْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِمَامَۃً حُرْقَانِیَّۃً قَالَ اِبْنُ لَھِیْعَۃَ اَلْحُرْقَانِیَّۃُ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر پر حُرقانیہ عمامہ دیکھا، ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ حرقانیہ سیاہ عمامہ کو کہتے ہیں۔

(۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَئَيْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

حضرت عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے دن میں نے دیکھا۔

جبریل امین نے آنحضرتؐ کو سیاہ عمامہ باندھا

(۱۴) عَنْ يُوْسَفَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ وَاَسْدَلَ لَهُ مِنْ خَلْفِهِ (کتاب الاثار)

حضرت امام ابوحنیفہ اپنے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آنحضرت کو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے سے شملہ لٹکا کر چھوڑا۔

(۱۵) رَوَىٰ اَبُوْدَاوُد عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ رَئَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ (اخرجه ابو داؤد فی کتاب اللباس)

حضرت ابوداوٗد حسن بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں شملے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

آنحضرت نے امت کو عمامہ کی ترغیب دی ہے

(۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہِ وَسلمَ اِعْتَمُّوْا تزْدَادُوْا حِلْمًا (مستدرک حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامے باندھا کرو اپنے حلم اور وقار میں اضافہ کرو۔

(۱۷) رَوَی الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِلَفْظِ اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَوَقَارًا فَاِذَا تَرَکَتْ اُمَّتِیْ اَلْاَعِمَّۃَ تَرَکَتْ عِزَّھَا وَوَقَارَھَا (مسند الفردوس)

حضرت دیلمی نے مسند الفردوس میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ”اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَوَقَارًا“ کے الفاظ روایت کیا ہے یعنی عمامے باندھا کرو حلم اور وقار میں اضافہ کرو۔ آنحضرت نے مزید فرمایا کہ جب میری امت عماموں کا باندھنا چھوڑ یگی وہ اپنی عزت اور اپنی وقار کو چھوڑ یگی۔

(۱۸) وَرَوَی الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِلَفْظِ تَعَمَّمُوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ (مسند الفردوس)

علامہ دیلمی نے حضرت عائشہ سے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کیا ہے: عمامے باندھا کرو اپنے حلم اور وقار کو بڑھاؤ اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

تشریح:

مندرجہ بالا روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عمامے باندھنے کا حکم دیا ہے یہ حکم بطور فرض اور واجب نہ سہی پھر بھی یہ امر سنت کے مقام سے نیچے نہیں ہے یہ اوامر سنن مؤکدہ کے لیے نہ بھی ہوں تب بھی سنن زوائد کا مقام ان اوامر سے خوب ظاہر ہوتا ہے۔

پھر ان روایات میں کسی نہ کسی طریقہ سے عمامہ اپنانے کی علت کی طرف اشارہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے علاوہ عمامہ وقار و حلم و بردباری کی علامت ہے اور عمامہ عرب کے لیے بمنزلہ تاج ہے اقوام عجم اقوام عرب کے تابع ہیں لہٰذا عمامہ عرب کے علاوہ عجم کے لیے بھی تاج کی حیثیت رکھتا ہے۔

عمامہ کے فوائد

عمامہ کے فوائد بہت ہیں پہلا فائدہ تو یہی ہے کہ عمامہ باندھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عمامہ مردوں کے لیے بہت بڑی زینت ہے۔تیسرا فائدہ یہ ہے کہ عمامہ سر پر چوٹ لگنے سے بڑی حفاظت ہے۔چوتھا فائدہ یہ ہے کہ عمامہ سر کے لمبے لمبے بالوں کو یکجا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔پانچواں فائدہ یہ ہے کہ عمامہ سر کے دماغ کو تر و تازہ رکھنے کا بہت اچھا علاج ہے۔چھٹا فائدہ یہ ہے کہ بڑی عمامہ سر پر گولی لگنے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے وہ اس طرح کہ گولی سر کے بجائے عماہ کے

آس پاس لگ کر گزر جاتی ہے درمیان میں سر بچ جاتا ہے۔ ساتواں فائدہ یہ ہے کہ مضبوط ٹوپی پر باندھا ہوا عمامہ سونے کے وقت سر کے نیچے تکیہ کے لیے اچھا ذریعہ ہے، میں حرمین میں اس کو استعمال کرتا ہوں۔ آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ شدید گرمی اور شدید سردی میں عمامہ سر کا بہترین محافظ ہے۔ نواں فائدہ یہ ہے کہ سنت کے مطابق عمامہ مسلمانوں کو غیر مسلموں اور عورتوں سے ممتاز کرتا ہے۔ دسواں فائدہ یہ ہے کہ عمامہ اگر سر پر ہو تو بڑے بڑے اولے اور موٹی بارش سر کو نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں۔

جن صحابہ کو آنحضرت نے سیاہ عمامے پہنا دیئے

(۱۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرِ الْمَازَنِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلٰى بَعْثٍ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ ثُمَّ اَرْسَلَهَا مِنْ وَّرَائِهٖ (بغوی معجم الصحابة)

عبداللہ بن بسر مازنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ کو غدیر خم کے موقع پر ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا اور آپ کو ایک سیاہ عمامہ باندھا پھر پیچھے سے اس کا شملہ چھوڑا۔

(۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ اَرْسَلَهَا مِنْ وَّرَائِهٖ وَعَنْ مَنْكِبِهِ الْيُسْرٰى (عمدة القاری)

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی جنگ کے موقع پر حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو جنگ کے لیے روانہ فرمایا تو آپ کو سیاہ عمامہ باندھا اور بائیں کندھے کے پاس پیچھے سے اس کا شملہ چھوڑا۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ تَجَهَّزْ فَإِنِّىْ بَاعِثُكَ فِى السَّرِيَّةِ وَعَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عِمَامَةٌ قَدْ لَفَّهَا عَلٰى رَأْسِهٖ فَدَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْعَدَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنَقَضَ عِمَامَتَهٗ بِيَدَيْهِ ثُمَّ عَمَّمَهٗ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ وَاَرْخٰى بَيْنَ كَتِفَيْهِ شَيْئًا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَاعْتَمَّ يَا ابْنَ عَوْفٍ

(السير الكبير)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو بلایا اور فرمایا کہ تم تیاری کرلو کیونکہ میں تجھے ایک سریہ یعنی جنگی مہم میں بھیجنا چاہتا ہوں اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے سر پر ایک (سفید) عمامہ تھا جو آپ نے سر پر باندھ رکھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا عمامہ کھولا، پھر آپ کو سیاہ عمامہ باندھا اور کچھ حصہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا دیا اور پھر فرمایا کہ اے ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو۔

(۲۲) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَوْفٍ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ كَرَابِيْسٍ وَاَرْخَاهَا مِنْ

خَلْفِهٖ قَدْرَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ وَقَالَ هٰكَذَا فَاعْتَم

(عمدة القارى كتاب اللباس مصنف ابن ابى شيبة)

حضرت نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو کاٹن کا سیاہ عمامہ باندھا اور چار انگلیوں کے برابر پیچھے سے ایک شملہ چھوڑا۔ اور فرمایا کہ اے ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو۔

صحابہ کرام اور اہل علم کے سیاہ عماموں کا بیان

(۲۲) عَنْ اَبِىْ صَخْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ رَئَيْتُ عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ (مصنف ابن ابى شيبة)

ترجمہ: حضرت ابوصخرہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۲۳) عَنْ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْجُرَمِيِّ عَنْ اَشْيَاخٍ مِنْهُمْ قَالَ اَتٰى اَبُوْمُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالنُّخَيْلَةِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَجُبَّةٌ سَوْدَاءُ وَمَعَهُ عَصًا سَوْدَاءُ (الطبقات ج ۴)

ترجمہ: حضرت یونس بن عبداللہ جرمی رحمہ اللہ اپنے شیوخ سے نقل کر کے کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کے پاس آئے حضرت معاویہ نخیلہ کے مقام میں تھے حضرت معاویہ کا عمامہ سیاہ تھا اور سیاہ جبہ پہنا تھا اور سیاہ لاٹھی تھی۔

(۲۴) عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَبِىْ لُؤْلُؤٍ قَالَ رَئَيْتُ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ عِمَامَةً

سَوْدَاءَ (الطبقات ج ۴)

ترجمہ: حضرت اظہر بن ابی لولا سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا

(۲۵) عَنْ جَنَابِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ (الطبقات ج ۴)

حضرت جناب بن عروہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۲۶) عَنْ رُشْدِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ خُرْقَانِيَّةٍ وَيُرْخِيْهَا شِبْرًا اَوْ اَقَلَّ مِنْ شِبْرٍ (الطبقات ج۵)

حضرت رشدینؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو دیکھا جو خرقانی یعنی سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور ایک بالشت برابر شملہ لٹکا رکھا تھا یا بالشت سے کچھ کم ہوگا۔

(۲۷) عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَقَدْ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِصُفْرَةٍ (الطبقات ج ۵)

حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو حجاج بن یوسف پر داخل ہو رہے تھے اور سر پر سیاہ عمامہ باندھے

ہوئے تھے اور آپ نے اپنی ڈاڑھی کو پیلے رنگ سے رنگا تھا۔

(۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنَ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ رَئَیْتُ اَبَاعُبَیْدَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ (ابن ابی شیبة و الطبقات)

حضرت عثمان بن ابی ہند سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن مسعود کو دیکھا جو سر پر سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(۲۹) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ رَئَیْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ. (رواه ابن ابی شیبة جلد٦)

حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید کو دیکھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۰) عَنْ اَبِیْ صَخْرَةَ قَالَ رَئَیْتُ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ (رواه ابن ابی شیبة ج٦)

حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَئَیْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَلْبَسُ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی عِمَامَةً سَوْدَاءَ (الطبقات)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن المسیب کو دیکھا جو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں میں سیاہ عمامہ باندھا کرتے تھے۔

(۳۲) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ نَسْطَاسٍ قَالَ رَئَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ ثُمَّ يُرْسِلُهَا خَلْفَهٗ (الطبقات)

حضرت عبید اللہ بن نسطاس ؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن المسیب ؒ کو دیکھا جو سیاہ عمامہ باندھا کرتے تھے اور پھر اس کا شملہ پیچھے کی طرف چھوڑ تے تھے۔

(۳۳) عَنْ صَالِحِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ رَئَيْتُ عَلٰى اَبِیْ نَضْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِمَامَةً سَوْدَاءً (الطبقات ج ٦)

حضرت صالح بن راشد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابونضرہ رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا ہوا دیکھا۔

(۳۴) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةَ قَالَ رَئَيْتُ اَبَانَضْرَةَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءٍ قَدْ اَرْخَاهَا تَحْتَ عُنُقِهٖ (ابن ابی شیبة)

حضرت سلیمان بن المغیرہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ابونضرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ آپ نے گردن کے نیچے لٹکا رکھا تھا۔

(۳۵) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ جَعْفَرَ قَالَ رَئَيْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِمَامَةً حُرْقَانِيَّةً فَسَاَلْتُ اِبْنَ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحُرْقَانِيَّةِ قَالَ السَّوْدَاءُ (الطبقات ج٧)

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ کے سر پر حرقانی عمامہ باندھا ہوا دیکھا تو میں نے حضرت ابن لہیعہؒ سے پوچھا کہ حرقانی عمامہ کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ سیاہ عمامہ حرقانی ہوتا ہے۔

(۳۶) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَئَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ثَوْبًا سَعِيْدِيًا مُصَلِّيًا وَعِمَامَةٌ سَوْدَاءُ (الطبقات)

حضرت حماد بن سلمہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک سعیدی قسم کا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اور سر پر سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۳۷) وَذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ فِيْ ثَلْجِ الْفُوَادِ فِيْ لُبْسِ السَّوَادِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ لَبِسَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ قَدْ اَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهٖ (رواه ابن ابی شيبة)

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”ثلج الفواد فی لبس السواد“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس طرح تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے سیاہ عمامہ باندھا تھا اور پیچھے کی جانب شملہ لٹکا رکھا تھا۔

(۳۸) عَنْ اَبِیْ جعفرِ الانصارِیِّ قالَ رَئَيْتُ علیٰ علیٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ (رواه البيهقی فی سننه)

حضرت علی بن جعفر الانصاری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن حضرت علی کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(۳۹) وَاَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَنَّ اِبْنَ الزُّبَیْرِؓ اِعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءِ

(ابن ابی شیبة)

حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں یہ روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا۔

(۴۰) عَنْ مِلْحَانَ بْنَ ثَرْوَانَ قَالَ رَئَیْتُ عَلٰی عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِمَامَةً سَوْدَاءَ (ابن ابی شیبة)

حضرت ملحان بن ثروان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا ہوا دیکھا۔

(۴۱) عَنْ حَزْنِ الْخَثْعَمِیِّ قَالَ رَئَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

حضرت حزن خثعمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب کے سر پر سیاہ عماہ باندھا ہوا دیکھا۔

(۴۲) عَنْ حُسَیْنِ بْنِ یُوْنَسَ قَالَ رَئَیْتُ عَلٰی وَاثِلَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِمَامَةً سَوْدَاءَ (ابن ابی شیبة)

حضرت حسین بن یونس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا ہوا دیکھا۔

(۴۳) عَنْ اَبِی عِیسیٰ عَنْ اَبِیہِ زِیَادٍ قَالَ قَدِمَ شَیْخٌ یُقَالُ لَہٗ سَالِمٌ قَالَ رَئَیْتُ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِمَامَۃً سَوْدَاءَ (ابن ابی شیبۃ)

حضرت ابوعیسیٰ رحمہ اللہ اپنے باپ زیاد سے روایت کرتے ہیں اس نے فرمایا ایک شیخ تشریف لائے جس کو سالم کہا جاتا تھا اس نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابودرداء کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۴۴) عَاصِمُ عَنْ اَبِی رَزِیْنٍ قَالَ خَطَبَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ (ابن ابی شیبۃ)

حضرت عاصم ابورزین سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیا اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا

(۴۵) عَنْ جُوَیْرِیَّۃِ بْنِ قُدَامَۃَ قَالَ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَیْہِ (اَیْ عَلٰی عُمَرَ لَمَّا طُعِنَ) قَالَ وَقَدْ عُصِبَ بَطْنُہٗ بِعِمَامَۃٍ سَوْدَاءٍ وَالدَّمُ یَسِیْلُ (مسند احمد)

حضرت جویریہ بن قدامہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو ہم خیریت معلوم کرنے کے لیے ان پر داخل ہوئے اور ہم نے دیکھا کہ آپ کے پیٹ کا زخم آپ کے سیاہ عمامہ سے باندھا گیا تھا اور خون مسلسل بہہ رہا تھا۔

فرشتوں کے عماموں کا رنگ

(۴۶) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کَانَتْ عِمَامَۃُ جِبْرِیْلَ یَوْمَ غَرْقِ فِرْعَوْنَ سَوْدَاءَ (ابن ابی شیبۃ)

حضرت سعید بن جبر سے روایت ہے فرمایا کہ فرعون کے غرق ہونے کے دن حضرت جبریل علیہ السلام کا عمامہ سیاہ رنگ کا تھا۔

(۴۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿مُسَوِّمِيْنَ﴾ "مُعْلِمِيْنَ" وَكَانَ سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ سُوْدٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ عَمَائِمُ حُمْرٍ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیت ''مسومین'' کی تفسیر ''معلمین'' سے کی یعنی فرشتے علامت والے نشان مند تھے چنانچہ جنگ بدر کے دن فرشتوں کی علامت اور نشان سیاہ عمامے تھے اور جنگ حنین کے دن فرشتوں کی علامت سرخ عمامے تھے۔

(۴۷) وَاَخْرَجَ السُّيُوْطِيُّ اَيْضًا عَنْهُ وَكَانَ سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ سُوْدٍ وَيَوْمَ اُحُدٍ (بَدَلَ حُنَيْنَ) عَمَائِمُ حُمْرٍ

امام سیوطی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس ہی سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا کہ بدر کے دن فرشتوں کی نشانی سیاہ عمامے تھے اور جنگ احد کے دن سرخ عمامے تھے اس روایت میں حنین کی جگہ احد کا ذکر ہے۔

(۴۹) عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ مُعْتَمًّا يَمْشِيْ وَمَعَهٗ نَحْوٌ مِنْ اَرْبَعَةِ الْاٰفٍ يَمْشُوْنَ مُعْتَمِّيْنَ

(اخرجه البيهقى فى شعب الايمان شآبيب الغمامة)

ترجمہ: حضرت اصبغ بن بنانہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو عید کے دن نکلتے ہوئے دیکھا جو عمامہ باندھے ہوئے پیدل جا رہے تھے آپ کے ساتھ تقریباً چار ہزار آدمی جا رہے تھے جو سب کے سب عمامے باندھے ہوئے تھے۔

(۴۹) عَنْ رُكَانَةَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَرْقٌ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَلْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

(الحاوی للفتاوی جلد ۱)

ترجمہ: حضرت رکانہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارے اور مشرکین کے عماموں میں یہ فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامے باندھتے ہیں (وہ ایسا نہیں کرتے ہیں)

سفید عماموں کا بیان

(۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَرَئَيْتُهٗ (اَیْ عَلِيًّا) يَوْمَ صِفِّيْنَ وَعَلٰی رَأْسِهٖ عِمَامَةٌ بَيْضَاءَ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَيْهَا (کنز العمال وقعہ حنین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین کے دن یقیناً حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے سر پر سفید عمامہ تھا آپ نے عمامہ کے دو شملے لٹکا رکھے تھے۔

(۵۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُوَيْسٍ قَالَ رَئَيْتُ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ (الطبقات ج ۵)

حضرت عبداللہ بن اویس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین کو دیکھا جو سفید عمامہ باندھتے تھے۔

(۵۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَئَيْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ (الطبقات ج ۵)

حضرت زید بن سائب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید کو دیکھا جو سفید عمامہ باندھتے تھے۔

(۵۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ رَئَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَعْتَمُّ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَطِيْفَةٌ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ (الطبقات ج ۵)

حضرت محمد بن ہلال سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن المسیبؒ کو دیکھا جو باریک ٹوپی پر سفید عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(۵۴) عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ رَئَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عِمَامَةً بَيْضَاءَ (الطبقات ج۵)

حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر سفید عمامہ دیکھا۔

(۵۵) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَئَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ عِمَامَةً بَيْضَاءَ (الطبقات جلد۶)

حضرت حسین بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کے سر پر سفید عمامہ دیکھا۔

(۵٦) عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ رَئَيْتُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عِمَامَةً بَيْضَاءَ (الطبقات جلد٦)

حضرت اسماعیل بن عبدالملک سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے سر پر سفید عمامہ دیکھا۔

(۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمَ بِيْضٍ قَدْ اَرْسَلُوْهَا فِيْ ظُهُوْرِهِمْ (ابن کثیر جلد ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن فرشتوں کے سروں پر بطور علامت سفید عمامے تھے انہوں نے شملے اپنے کندھوں پر لٹکا رکھے تھے۔

(۵۸) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ وَ كَانَتْ سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ بَيْضَاءَ قَدْ اَرْخُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اِلَّا جِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ

(ذکرہ ابن ھشام فی سیرتہ)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عمامے عرب کے تاج ہیں اور بدر کی جنگ کے موقع پر فرشتوں کے سروں پر بطور علامت سفید عمامے تھے انہوں نے پگڑیوں کے شملے اپنے کندھوں پر لٹکا رکھے تھے مگر حضرت جبریل علیہ السلام کا عمامہ سفید کے بجائے پیلے رنگ کا تھا۔

اہم فائدہ

گزشتہ اٹھاون روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آنحضرت کے صحابہ سیاہ اور سفید رنگ کے ہر قسم عمامے زیب تن فرماتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہے اور یہ آپ کی عام عادت مبارکہ تھی اب یہ بات کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید عمامہ بھی کبھی زیب تن فرمایا ہے یا نہیں؟ کہ اگر آنحضرت نے سفید عمامہ باندھا ہے تو روایات میں اس کا ذکر کیوں نہیں ہے؟

تو علامہ کتانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ میں نے اب تک کسی حدیث میں نہیں دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سفید عمامہ باندھا ہے چنانچہ علامہ کی عربی عبارت اس طرح ہے:

قَالَ الْعَلَّامَةُ الْكَتَّانِی رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ اَرَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ وَقَفْتُ عَلَیْهَا اِلَی الْاٰنِ مَا یُصَرِّحُ بِلُبْسِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلْعِمَامَةِ الْبَیْضَاءِ (شآبیب الغمامہ ص: ۵۴)

ترجمہ: علامہ کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اب تک مجھے جن احادیث سے واقفیت حاصل ہوئی ہے میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا جس میں یہ وضاحت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید عمامہ زیب تن کیا ہے۔

اس عبارت کے بعد علامہ کتانی رحمہ اللہ نے اس کی وجہ بیان کی ہے کہ آنحضرت سے سفید عمامہ باندھنے کی شہرت اور تصریح کیوں نہیں ہے اور سیاہ عمامہ کی شہرت کیوں ہے علامہ

کتانی فرماتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوات اور اسفار کے زمانے میں سیاہ عمامہ زیب تن فرمایا ہے اور اقامت کے زمانے میں گھر میں سفید عمامہ استعمال کیا ہے تو صحابہ نے سفر کے دوران سیاہ عمامہ باندھنے کو زیادہ دیکھا تو اسی کو بیان کیا اور گھر اور اقامت میں سفید عمامہ کو کم دیکھا اس لیے اس کی شہرت نہیں ہوئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس چیز کو نادر دیکھ کر لوگ اس کو زیادہ اہتمام سے بیان کرتے ہیں اور عام عادت کی چیز کے بیان کرنے کو ضروری نہیں سمجھتے ہیں اس لیے سفید عمامہ کا ذکر کم ملتا ہے اور سیاہ عمامہ کا زیادہ ملتا ہے، ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہننے کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں سفید عمامہ بھی شامل ہے۔ (ص:۵۴)

خلاصہ یہ کہ سفید عمامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمایا ہوگا لیکن احادیث میں تصریح صرف سیاہ عمامہ کی ہے، بہرحال جو لوگ سیاہ عمامہ کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں ان پر بہت ہی افسوس ہے وہ حضرات اگر سیاہ عمامہ کو روافض کی نشانی سمجھتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے میرے علم کے مطابق آج کے دور میں سیاہ عمامہ تو مجاہدین کا شعار ہے تو کیوں نہ سیاہ عمامہ مجاہدین کا شعار سمجھا جائے اور اس کو استحسان کی نظر سے دیکھا جائے، جبکہ اسلام میں سیاہ اور سفید اور پیلا عمامہ احادیث سے خوب ثابت ہے سیاہ عمامہ کو جو لوگ شک کی نظر سے دیکھتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ سفید عمامہ باندھا کریں یا پیلا عمامہ باندھا کریں کم از کم عمامہ تو باندھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عام اوقات میں کسی قسم کی ٹوپی ثابت نہیں ہے عمامہ ہی ثابت ہے۔

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ اَدْرَکْتُ الْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ یَعْتَمُّوْنَ بِعَمَائِمِ کَرَابِیْسِ سُوْدٍ وَبِیْضٍ وَحُمْرٍ وَصُفْرٍ یَضَعُ اَحَدُھُمُ الْعِمَامَۃَ عَلٰی رَأْسِہٖ وَیَضَعُ الْقَلَنْسُوَۃَ فَوْقَھَا ثُمَّ یُدِیْرُ الْعِمَامَۃَ ھٰکَذَا یَعْنِیْ عَلٰی کَوْرِہٖ لَایُخْرِجُھَا مِنْ تَحْتِ ذَقَنِہٖ (ذکرہ البیھقی فی المجمع)

ترجمہ: سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قدیم مہاجرین کو پایا کہ وہ کاٹن کے عمامے باندھا کرتے تھے کبھی یہ عمامے سیاہ ہوتے تھے کبھی سفید ہوتے تھے کبھی زرد رنگ کے ہوتے تھے کبھی سرخ رنگ کے ہوتے تھے وہ سر پر ٹوپی رکھتے تھے اور اس پر عمامہ لپیٹ لیا کرتے تھے عمامے کے وَل اور پیچ ایک دوسرے پر ہوتے تھے وہ ٹھوڑی کے نیچے عمامے کا شملہ نہیں لاتے تھے۔

اس روایت میں سرخ عمامہ کا ذکر ہے یہ خالص سرخ عمامہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اس میں سرخ دھارے ہوتے تھے دور سے سرخ لگتا تھا، اسلام نے مردوں کے لیے سرخ لباس استعمال کرنا منع کر دیا ہے تو سرخ عمامہ بھی منع ہے۔ باقی فرشتوں نے اگر کسی جنگ و جہاد کے موقع پر سرخ عمامے پہنے ہیں تو فرشتے ایک معصوم مخلوق ہے وہ مکلف نہیں ہیں۔

یاد رکھنے کی بات ہے کہ عمامہ میں اسبال جائز نہیں کہ نصف کمر سے نیچے چلا جائے سرخ نہیں ہونا چاہیے ریشم کا نہیں ہونا چاہیے، اور یہ بھی جائز نہیں کہ کوئی شخص تکبر اور ریاکاری کے لیے عمامہ باندھے عمامہ کے دو شملے جائز ہیں جو کندھوں کے اوپر چھوڑے جاتے ہیں ایک شملہ بڑا ہوتا ہے ایک چھوٹا ہوتا ہے عمامہ تین گز کا بھی ہوتا

ہے پانچ گز کا بھی ہوتا ہے اور سات گز کا بھی جائز ہے نو گز اور بارہ گز کا بھی ہو سکتا ہے یہ قوموں کے احوال پر مبنی ہے۔ عمامہ کی جگہ رومال باندھنا عمامہ کے لیے کافی نہیں رومال عمامہ کا لنگوٹہ ہے۔ شاہ انور شاہ کاشمیری نے عرف الشذی میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اکثر احوال میں تین گز کا ہوتا تھا پانچ وقت کی نمازوں میں سات گز کا ہوتا تھا اور جمعہ وعیدین میں بارہ گز کا ہوتا تھا واللہ اعلم

(ودقات الغمامہ ص:۷۴)

سبز رنگ کے عماموں کا بیان

جس طرح پہلے لکھا گیا ہے کہ عماموں کے رنگ سیاہ وسفید بھی ثابت ہے پیلا رنگ بھی ثابت ہے سبز رنگ بھی ثابت ہے لیکن سبز رنگ کو خاص شعار بنانا اور اسی کو اپنانا یہ غلو فی الدین ہے اور حکم شرعی کو اپنے خاص اعتقاد کے ساتھ اپنے گروہ کے ساتھ مختص اور مقید کرنا جائز نہیں ہے حالانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کا عمامہ استعمال نہیں کیا ہے ''شأبیب الغمامة فی مسئلة العمامة'' کے مؤلف فرماتے ہیں کہ:

مَا وَقَفْتُ عَلٰی حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ اَوْ ضَعِیْفٍ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ الْعِمَامَةَ الْخَضْرَاء (ص:۵۶)

ترجمہ: میں کسی صحیح یا ضعیف حدیث پر مطلع نہیں ہوا جو اس پر دلالت کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ پہنا ہے۔

قَالَ الْکَتَّانِی رَحِمَہُ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہِ الدعامة فی مسئلة العمامة ص:۹۵

وَقَعَ السُّؤَالُ كَثِيرًا فِي الْعِمَامَةِ الْخَضْرَاءِ هَلْ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا؟ فَالْجَوَابُ اَنَّهُ ذَكَرَ الشِّهَابُ يَعْنِي الْخَفَاجِي فِي شَرْحِ الشِّفَاءِ مَا يُفِيدُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلْبِسْهَا (الدعامہ: ص:۹۵)

ترجمہ: علامہ کتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب دعامہ فی مسئلہ العمامہ میں لکھا ہے کہ سبز عمامہ کے بارے میں لوگوں نے بہت سوالات پوچھے ہیں کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ باندھا ہے یا نہیں؟ ان تمام سوالات کا جواب یہ ہے کہ امام خفاجی رحمہ اللہ نے شرح شفاء میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ نہیں باندھا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے ''الحاوی للفتاویٰ'' میں اہل بیت کے سبز عماموں پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

ترجمہ: کیا زینب بنت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے لیے کوئی خاص سبز امتیازی نشان ہوتا تھا یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے اس سبز نشان کے لیے نہ شریعت میں کوئی اصل موجود ہے اور نہ سنت نبوی میں کوئی اصل موجود ہے اور نہ قدیم زمانہ سلف صالحین میں اس کا کوئی ثبوت ہے بلکہ ایک بادشاہ ملک الاشراف یعنی شعبان بن حسین کے حکم پر ۷۷۳ھ میں یہ ایجاد کیا گیا ہے (ص:۵۷)

قَالَ ابْنُ حَجَرِ الْهَيْثَمِي رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي فَتَاوىٰ الْحَدِيثِيَة وَاَمَّا الْعَلَامَةُ الْخَضْرَاءُ فَلَا اَصْلَ لَهَا وَاِنَّمَا حُدِثَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعمِائَة بِاَمْرِ الْمَلِكِ شَعْبَان بن حُسَيْن (الفتاوىٰ الحديثية)

ابن حجر ہیثمی نے کہا ہے کہ سبز علامت باندھنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے ہاں شعبان بن حسین بادشاہ کے حکم پر ۷۷۳ھ میں اس سبز علامت اور عمامہ کو ایجاد کیا گیا ہے۔

بہر حال اگر کوئی شخص التزام کے بغیر سبز عمامہ باندھتا ہے تو شریعت میں جس طرح سفید اور سیاہ اور پیلا عمامہ جائز ہے اسی طرح سبز عمامہ بھی جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص سبز عمامہ کو اپنا شعار بناتا ہے اور اس پر التزام کرتا ہے اور دیگر مسلمانوں پر نکیر کرتا ہے تو پھر یہ سبز عمامہ بدعت بن جائے گا اور وقت کے حکام پر لازم ہے کہ اس کو اس عادت سے منع کرے ورنہ سزا دیدے فتاویٰ کاملیہ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہوں:

قَالَ فِي الْفَتَاوىٰ الْكَامِلِيَّةِ مَا نَصُّهُ سُئِلَتْ عَمَّنْ اِنْتَسَبَ اِلَى النُّبُوَّةِ وَلَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ وَلَبِسَ عِمَامَةً خَضْرَاءَ لِيُقَالَ اِنَّهُ سَيِّدٌ وَشَرِيْفٌ مَا ذَا يَلْزِمُهُ؟ فَالْجَوَابُ اَنَّهُ يُمْنَعُ مِنْ لُبُسِ الْعِمَامَةِ الْخَضْرَاءِ وَيُعَزَّرُ تَعْزِيْرًا شَدِيْدًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يَظْهَرَ صَلَاحُهُ اَفْتٰى بِذَالِكَ فِي الْبَهْجَةِ

(الفتاوىٰ الكاملية ص: ٢٦٥)

ترجمہ: کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی خاندان نبوت کی طرف منسوب ہے لیکن وہ اس خاندان میں سے نہیں ہے اور اس نے سبز عمامہ باندھ رکھا ہے تاکہ کہا جائے کہ وہ سید اور شریف خاندان سے ہے تو اس آدمی کی سزا کیا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس شخص کو سبز عمامہ باندھنے سے روکا جائے اور اس کو شدید ترین سزا دی جائے اور جب تک وہ باز نہیں آتا اس کو جیل میں بند رکھا جائے یہاں تک کہ

وہ توبہ کرے ہجہ میں یہی فتویٰ دیا گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آج کل ہمارے زمانہ میں ہری پگڑی والوں نے جس طرح سبز عماموں کا التزام شروع کیا ہے اور بطور عمامہ نہیں بلکہ بطور ایک جماعت اور فرقہ ہری پگڑیوں کو اپنا شعار بنالیا ہے اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو اس کا پابند بنایا ہے تو کیا ان کے پاس اس التزام واہتمام کی کوئی دلیل ہے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی زندگی میں سبز عمامہ زیب تن کیا ہے؟ یا آنحضرت نے اس خاص رنگ کے عماموں کی کوئی خصوصی ترغیب دی ہے؟ ان حضرات نے اگر آنحضرت کے روضۂ اطہر کے قبہ کے سبز رنگ کی تقلید میں سبز عماموں کو لیا ہے تو کیا سلف صالحین اور امت کے فقہاء اور علماء نے اس طرح تقلید کی ہے؟ نیز قبہ شریف کے رنگ کی تقلید صرف عماموں کے ساتھ کیوں خاص کیا گیا ہے ان حضرات نے اپنے لباس شلوار اور قمیض اور چادروں میں یہ تقلید کیوں اختیار نہیں کی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ محض بے سند اہتمام اور التزام ہے۔ جس میں حضرات بدعت کے مرتکب ہورہے ہیں پہلے بدعتی بن گئے پھر اپنے امتیاز اور تعارف کے لیے سبز عمامے باندھ لیے اور پھر بطور فرقہ سبز طوطے بن گئے اور یہ اتنی پرانی بات بھی نہیں ہے چند سال پہلے نہ یہ سبز عمامے تھے اور نہ اس کی کوئی فضیلت تھی دیکھتے ہی دیکھتے یہ لوگ اچانک آگئے اور ایک نئی شریعت بنا گئے اور جس نے نہیں مانا اس کو دشمن رسول اور وہابی ٹھہرا گئے حالانکہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ نہیں باندھا ہے۔ اسی طرح ایک اور فرقہ پیدا ہوگیا

جو عجیب قسم کے بڑے بڑے سفید عمامے باندھتے ہیں یہ لوگ اپنے ایک خاص پیر کی سنت کی تقلید کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا خیال نہیں رکھتے ہیں ان حضرات نے بھی اس قسم کی خاص پگڑی کو اپنے خاص فرقے کا شعار بنا رکھا ہے ایک فرقہ کھتائی رنگ کا عمامہ استعمال کیا کرتا تھا آج بھی ان کے کچھ افراد نظر آتے ہیں یہ حضرات بھی سنت کا خیال نہیں رکھتے ہیں بلکہ اپنے خاص فرقے کی علامت اور نشان کا خیال رکھتے ہیں یہ تو صحیح نہیں ہے کیونکہ عمامہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے وفاداری کا تقاضا تو یہی ہے کہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی علامت اور آپ کی سنت سمجھ کر سر پر بجھایا جائے نہ یہ کہ اپنی پارٹی اور فرقہ کی وجہ سے اپنا شعار بنایا جائے۔

عمامہ کے مکروہات کا بیان

عمامہ باندھنے میں اعتجار مکروہ ہے اعتجار یہ ہے کہ سر کے کناروں پر عمامہ باندھا جائے اور سر کا درمیان خالی ہو اکثر افغان اور اکثر عوام اسی کراہت میں مبتلا ہیں یہ حالت جس طرح نماز میں مکروہ ہے اسی طرح نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مکروہ ہے (بحر الرائق) عمامہ باندھنے والے کو چاہیے کہ وہ آئینہ میں دیکھ کر عما کو درست کرے امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ گھر کے دروازے کے سامنے آنحضرت کے انتظار میں تھے آنحضرت گھر سے ان کی طرف نکلنے لگے اس وقت گھر

میں ایک لوٹا تھا اس میں پانی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے کے پانی میں (پگڑی اور) اپنا چہرہ دیکھنے لگے اور اپنی ڈاڑھی کے بالوں کو درست کرنے لگے میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا ہاں میں ایسا کرتا ہوں اور جب کوئی آدمی اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے نکلے تو وہ اپنے آپ کو ٹھیک اور درست کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے (تفسیر قرطبی ج ۷ ص:۱۹۷) عمامہ کے لیے ضروری ہے کہ ریشم کا کپڑا نہ ہو۔

عمامہ باندھنے والے پر لازم ہے کہ وہ عمامہ کے لیے ایک شملہ یا دو شملے چھوڑا کرے کیونکہ شملہ کے بغیر عمامہ شیطان کا عمامہ ہے:

وَكَانَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ يَقُوْلَانِ اِنَّ الْاِقْتِعَاطَ عِمَامَةُ الشَّيْطَانِ وَقِيْلَ اَلْمُقَطَّعَةُ عِمَامَةُ اِبْلِيْسِ وَقِيْلَ عِمَامَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ كَذَا قَالَ ابْنُ رَسْلَانِ فِيْ شَرْحِ السُّنَنِ (ودقات الغمامة ص:۳۸)

ترجمہ: مندرجہ بالا عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ طاؤس اور مجاہد دونوں فرمایا کرتے تھے کہ عمامہ میں شملہ نہ چھوڑنا شیطان کا عمامہ ہے بعض نے کہا کہ شملہ کے بغیر عمامہ ابلیس اور اہل ذمہ کا عمامہ ہے، شملہ کو زیادہ لمبا کرنا مکروہ ہے وہ اس طرح کہ شملہ کمر سے نیچے تک چلا جائے۔

عمامہ کے اوپر التزام کے ساتھ چادر اوڑھنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے کہ کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اگر عمامہ ہے تو اوپر چادر لازمی ہے عمامہ قبہ نما ہونا چاہیے نہ یہ کہ بالکل سر کے ساتھ مسطح طور پر چپکا ہوا ہو عمامہ کے بغیر ٹوپی میں نماز پڑھنے کو ناجائز سمجھنا بھی

غلط ہے عمامہ تو بہت اچھا ہے ورنہ ٹوپی کے ساتھ بھی نماز درست ہے ترکی وغیرہ بعض ممالک میں امام کے لیے محراب میں عمامہ رکھا ہوا ہوتا ہے جب امام محراب میں کھڑا ہوتا ہے تو عمامہ پہن لیتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو عمامہ محراب ہی میں چھوڑ کر چلا جاتا ہے یہ بھی بہت غلط رواج ہے۔

پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ خالص سرخ عمامہ استعمال کرنا منع ہے ریشمی عمامہ بھی منع ہے عمامہ سے متعلق بہت ساری موضوعی روایات بھی گشت کر رہی ہیں اس سے بچنا بھی بہت ضروری ہے عمامہ کا شملہ کندھوں پر نیچے کی طرف لٹکانا مسنون ہے قبائل کی طرح عمامہ کا ایک حصہ اوپر کی طرف بلند رکھنا خلاف سنت ہے بعض علماء عمامہ کا شملہ کندھوں پر ڈالنے کے بجائے عمامہ ہی کے اوپر ڈال دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے اور اچھا بھی نہیں لگتا ہے ہاں کندھوں میں گنجائش ہے کہ دائیں پر ڈال دے یا بائیں پر ڈال دے اوپر کے مسائل پر روشنی ڈالنے کے لیے کتاب ودقات الغمامۃ بجمع روایات العمامہ کی ایک جامع عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں:

وَيَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِحْرَابِيَّةً قَلِيْلًا وَسَاتِرَةَ الرَّأْسِ كُلِّهٖ اَوْ اَكْثَرِهٖ لَا اَنْ يَّكُوْنَ وَسْطَ الرَّأْسِ مَكْشُوْفًا اِذَا لَمْ تَكُنْ تَحْتَهَا قَلَنْسُوَةٌ وَتَكُوْنُ عَلَى الرَّأْسِ لَا عَلَى الْاُذُنَيْنِ وَلَا عَلَى الرَّقَبَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُهُمْ وَتَكُوْنُ الذُّؤَابَةُ مَغْرُوْزَةً فِي الْكَوْرِ اِلَى الْاَسْفَلِ لَا تَكُوْنُ مَنْصُوْبَةً اِلَى الْفَوْقِ كَمَا هُوَ الْعَادَةُ فِي الْبَعْضِ وَهُوَ خِلَافُ السُّنَّةِ (ص: ۷۵)

ترجمہ: اور مناسب ہے کہ عمامہ کچھ محرابی شکل میں ہو اور پورے سر کو یا اکثر حصہ سر کو چھپانے والا ہو، عمامہ ایسا نہ ہو کہ سر کا درمیان کھلا ہو جبکہ نیچے ٹوپی نہ ہو، اور عمامہ سر پر ہونا چاہیے کانوں پر نہ ہو اور نہ گلے میں ہو جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں، اور عمامہ کا شملہ پگڑی کے وَل اور پیچ میں نیچے کی طرف پیوست ہونا چاہیے اوپر کی طرف بلند کر کے نہیں رکھنا چاہیے جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہے جو خلاف سنت ہے۔

قبائل کی روایات کے مطابق لوگ بلند کُلَّہ کے اوپر لنگی باندھتے ہیں جو بہت مزیدار اور شاندار لگتا ہے لیکن سنت عمامہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے البتہ قوموں کی روایات اور قبائلی رواج کے مطابق یہ ایک عمدہ عمامہ ہے۔

عمامہ کی ایک قسم وہ ہے جو لڑائیوں میں استعمال کی جاتی ہے اسلام سے پہلے جاہلیت کے دور میں بھی عرب نے لڑائیوں میں عماموں کو استعمال کیا ہے دور اسلام میں بھی صحابہ کرام نے عماموں کو لڑائیوں میں استعمال کیا ہے چنانچہ "ودقات الغمامہ بجمع روایات العمامۃ" کتاب کے مؤلف نے لکھا ہے کہ قدیم زمانہ سے عمامہ لڑائیوں کا لباس بھی رہا ہے چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے ایک باب اس طرح باندھا ہے:

"بَابُ الْعَمَائِمِ فِی الْحَرْبِ" قَالَ وَلُبْسُ الْعَمَائِمِ فِی الْحَرْبِ وَغَیْرِهَا حَسَنٌ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فِاِنَّ الْعَمَائِمَ تِیْجَانُ الْعَرَبِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَعَمَّمُوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا (ص:۷۷)

یعنی یہ باب لڑائی میں عماموں کے باندھنے کے بیان میں ہے امام محمد رحمہ اللہ نے

فرمایا لڑائی وغیرہ میں عماموں کا باندھنا مسلمانوں کے اچھے کاموں میں سے ہے کیونکہ عمامہ باندھنا عرب کے تاج ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمامے باندھا کرو اپنے وقار اور حلم و بردباری میں اضافہ کرو۔

بہر حال میرے خیال میں عمامہ سے متعلق یہ تفصیل کافی ہے سیاہ وسفید اور زرد رنگ کے عماموں پر کافی روشنی پڑ گئی ہے ان مجموعی روایات کے ضمن میں بہت ساری تعلیمات پوشیدہ ہیں لیکن دو باتیں خاص طور پر ہر خاص وعام کے لیے باعث عبرت اور نصیحت ہے:

ایک بات یہ کہ عمامہ باندھنا اسلام کے احکامات میں سے ایک حکم ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں مسلمانوں کو عمامہ باندھنے کی ترغیب بھی دی ہے عمامہ کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے اور عمامہ کی پابندی کا مسلمانوں کو پابند بھی بنایا ہے اب عمامہ باندھنے کا حکم کوئی طبعی معاملہ نہیں رہا بلکہ یہ ایک تشریعی حکم بن کر مسلمانوں کے سامنے آگیا ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ عماموں کی ترویج کریں اور مساجد و مدارس کو عماموں سے مزین کریں میں نے ۱۹۷۷ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن میں حضرت بنوری رحمہ اللہ سے دورۂ حدیث پڑھا ہے میں نے پورے سال میں حضرت بنوری رحمہ اللہ کو ٹوپی میں نہیں دیکھا وہ ہمیشہ عمامہ استعمال فرماتے تھے خواہ دار الحدیث میں ہوتے تھے یا مسجد و مدرسہ میں ہوتے تھے۔

سابقہ روایات سے دوسری بات یہ واضح ہوگئی کہ سیاہ عمامہ باندھنا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھنے پر استمرار اور مداومت

فرمائی ہے اس کے بعد اگر کوئی مسلمان سیاہ عمامہ کی تحقیر وتنفیر وتضعیف کرتا ہے تو وہ ان کثیر احادیث کا کیا جواب دے گا؟

آخر میں ایک حقیقت کھولنا چاہتا ہوں کہ پنجاب سے سیاہ عمامہ کے بارے میں ایک استفتاء اور اس کا سوال پوچھا گیا ہے جو استفتاء کی صورت میں ہے یہ استفتاء ڈیرہ غازی خان کے بہت بڑے عالم اور پیر طریقت حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی دامت برکاتھم نے مانگا ہے اس استفتاء کا جواب دارالافتاء مدرسہ سیدنا عثمان وعلی عالیشان کالونی شوگر ملز روڈ لیہ نے دیا ہے اور پھر یہ استفتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کو تصدیق کے لیے بھیجا ہے جامعہ نے اس فتویٰ کی تصدیق وتائید کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ استفتاء اور اس کا جواب مکمل طور پر اس کتاب کا حصہ بنا دیا جائے تا کہ سیاہ عمامہ کا مسئلہ خوب مدلل ومکمل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور ہر خاص وعام کو اس کی طرف متوجہ فرمائے آمین یارب العالمین وصلی اللہ علیہ علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حررہ العبد الضعیف **فضل محمد** بن نور محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۷ شعبان ۱۴۳۸ھ موافق ۱۴ مئی ۲۰۱۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاہ عمامہ کی شرعی حیثیت

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ سیاہ عمامہ احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ ایک خطیب صاحب نے اپنے بیان کے دوران سیاہ عمامہ باندھنے پر کڑی تنقید کی اور سیاہ عمامہ باندھنے والے کو ملعون کیا اور لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ سیاہ عمامہ نہیں باندھو گے۔ آپ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ آیا سیاہ عمامہ باندھنے میں اس قدر کراہت ہے؟ جس کا اظہار خطیب صاحب نے کیا ہے یا یہ ان کے پنہانی غیظ وغضب کا مظاہرہ ہے خلاصہ یہ کہ سیاہ عمامہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا محمد عبد القادر درزوی

الجواب

حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیاہ عمامہ باندھنے کی روایات کتب احادیث میں کثرت سے موجود ہیں، چند احادیث مبارکہ اور آثار ملاحظہ فرمائیں:

① حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ (پگڑی) تھا۔ (شمائل ترمذی، ص۹)

② حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ خوشنما، پروقار منظر میرے سامنے ہے کہ جب نبی کریم ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور سیاہ عمامہ آپ کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان تھا۔ (مسلم شریف، ص۴۴۰، ج۱)

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس سیاہ عمامہ تھا، جسے آپ عیدین میں استعمال فرماتے تھے اور اس کا شملہ پشت پر ڈال لیتے تھے۔ (شمائل کبریٰ، ص۲۱۹، ج۱)

④ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ سیاہ رنگ کا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ص۴۲۲، ج۸)

⑤ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تو وہ سیاہ عمامہ میں تھے۔ (مجمع الزوائد، ص۱۲۳، ج۵)

⑥ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے خطبہ

دیا۔(ابن ماجہ،ص ۲۰۲)

⑦ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو آپ کو سیاہ عمامہ باندھا۔(مجمع الزوائد،ص ۲۶۷،ج ۵)

⑧ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سفید اور حضر میں سیاہ عمامہ باندھتے تھے۔(مواہب لدنیہ بحوالہ شمائل کبریٰ،ص ۱۰۷،ج ۲)

⑨ ابوجعفر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ،ص ۴۲۲،ج ۸)

⑩ حضرت سلمہ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ،ص ۴۲۳،ج ۸)

⑪ حضرت دینار بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔
(مصنف ابن ابی شیبہ،ص ۴۲۳،ج ۸)

اس کے علاوہ حضرت عمار، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابو درداء، حضرت براء ابن عازب، حضرت واثلہ، حضرت حسین، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات سے سیاہ عمامہ باندھنا ثابت ہے، تفصیل کے لئے دیکھیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (الحاوی للفتاوی جلد ۲)

مسلم شریف کے شارح علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"انما لبس العمامة السوداء فی هذا الحديث بيان للجواز الخ۔

کہ اس حدیث پاک سے سیاہ عمامہ پہننے کا جواز معلوم ہوا۔(حاشیہ مسلم،ص ۴۳۹،ج ۱)

فقہاء احناف میں مشہور فقیہ علامہ علاء الدین الحصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ويستحب الابيض وكذا الاسود الخ۔"

اسی طرح علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"(وندب لبس السواد) جبة او عمامه او رداء لحديث يدل عليه الخ۔

(حاشیہ طحطاوی،ص ۲۶۲،ج ۴)

کہ سیاہ جبہ، سیاہ عمامہ، سیاہ چادر پہننا مستحب ہے کیونکہ احادیث میں موجود ہے۔

باقی اگر خطیب صاحب نے تشبہ بالروافض کی وجہ سے لوگوں کو سیاہ عمامہ باندھنے سے منع کیا ہے، تو خطیب صاحب جیسے ذخیرۂ احادیث سے ناواقف ہیں اسی طرح تشبہ کی تفصیل اور حقیقت سے نابلد ہیں۔

تفصیل کیلئے حضرت قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التشبہ فی الاسلام کا مطالعہ فرمائیں۔

مختصر عرض ہے کہ تشبہ کا حکم وقت، حالات، اور علاقے کے بدلنے سے بھی بدل جاتا ہے۔ ایک علاقہ میں خاص ہیئت کو دیکھ کر یہ شبہ پڑتا ہے کہ فلاں لوگوں میں سے ہے۔ لیکن دوسرے علاقہ میں ایسا نہیں لگتا، تو پہلی جگہ تشبہ ممنوع ہوگا اور دوسری جگہ ممنوع نہیں ہوگا۔ بلکہ دوسری جگہ تشبہ پایا ہی نہیں گیا۔ اس لیئے فقہاء بہت سارے مسائل میں یہ لکھتے ہیں کہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے یہ کام ناجائز ہے، لیکن ہمارے ہاں چونکہ یہودیوں کے ساتھ تشبہ نہیں پایا جاتا اس لیئے ہمارے ہاں جائز ہے، بہت سارے کام ایسے ہوسکتے ہیں کہ ایک علاقہ میں یہودی بکثرت پائے جاتے ہیں اور یہودی وہ کام کرتے بھی ہیں، وہاں اگر یہ کام کریں گے تو دیکھ کر یہ تاثر ابھرے گا کہ شاید یہ بھی انہیں میں سے ہے۔ لیکن دوسرا علاقہ ایسا ہے کہ جہاں کبھی کسی نے یہودی دیکھا ہی نہیں کہ وہ کیسے ہیں اور ان کی عادات کیسی ہیں؟ وہاں پر یہ تشبہ نہیں ہوگا۔ جہاں یہودی وہ کام کرتے تھے تو فقہاء نے ان کے تشبہ کی وجہ سے منع کر دیا۔ لیکن دوسرے زمانے میں انہوں نے وہ کام چھوڑ دیئے تو اب تشبہ نہ رہا۔ یا وہی کام دوسرے لوگوں نے اختیار کرلیا، یہودیوں کے ساتھ خاص نہ رہا تو اب بھی تشبہ نہیں رہے گا۔ ہمارے اس اصول کی تائید حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک وعظ سے ہوتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں......

''میں یہ نہیں کہتا کہ غیر قوم کی ہر چیز ناجائز ہے۔ بلکہ وہ ناجائز ہے جس کو خصوصیت ہے دوسری قوم کے ساتھ اور جس کو خصوصیت نہیں دوسری قوم کے ساتھ وہ جائز ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اگر دیکھ کر طبیعت کھٹک جائے کہ یہ فلاں قوم کا طرز ہے تو تشبہ ہے ورنہ تشبہ نہیں الخ۔''

ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں......

''منبر، کرسی پر کھانے کی قباحت وکراہیت میں بعض مقامات میں تامل ہوتا ہے، کیونکہ ان مقامات میں یہ عام طور سے مشہور ہوچکا ہے اور عام ہوجانے اور شہرت کی وجہ سے تشبہ سے نکل جائے گا الخ۔''

(حقیقت مال وجاہ ص ۱۴۳)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ وقت کے بدلنے سے حکم بھی بدل جاتا ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال میز، کرسی کی بیان فرمائی ہے۔ لہٰذا اس اصول کے تحت ہمارے ہاں پاکستان میں سیاہ قمیص اور سفید شلوار......روافض کی علامت ہے یا پھر مکمل سیاہ لباس۔ ہمارے ہاں تو

روافض عمامہ باندھتے ہی نہیں تشبہ کیسے لازم آئے گا؟ نیز روافض کے ذاکرین سیاہ وسفید دونوں قسم کے عمامے باندھتے ہیں۔ سیاہ عمامہ ان کے مذہبی شعار میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ علماء اہلسنت روافض کی بنسبت سیاہ عمامہ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہمارے اکابر علماء دیو بند رحمہم اللہ جو کہ قرآن واحادیث پر بڑی گہری نظر رکھنے والے ہیں اور متبع سنت ہیں، ان کے عمل سے بھی سیاہ عمامہ پہننے کا جواز معلوم ہوتا ہے، چنانچہ راقم الحروف نے کئی بار موجودہ اکابر میں سے مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی کو سیاہ عمامہ سر پہ سجائے ہوئے دیکھا ہے۔ لہذا خطیب صاحب کا سیاہ عمامہ باندھنے سے منع کرنا جہالت اور ذخیرۂ احادیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ

محمد ...

۲۵-۱۰-۲۰۱۷ء / ۰۴-۲-۱۴۳۹ھ

دارالافتاء مدرسہ سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما

عالیشان کالونی، شوگر ملز روڈ، لیہ

دارالافتاء

مدرسہ سیدنا عثمان وعلی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی تصدیق وتائید

واضح رہے کہ سیاہ عمامہ پہننا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس لیے اس کو مکروہ کہنا اور سیاہ عمامہ پہننے والے کو ملعون کرنا جائز نہیں ہے۔ لہذا مذکورہ خطیب کا موقف شریعت کے خلاف ہے، اور مدرسہ سیدنا عثمان وسیدنا علی رضی اللہ عنہما کی جانب سے جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے مدلل اور شریعت کے موافق ہے۔

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

۱۹/۲/۱۴۳۹ھ

۱۹/۲/۱۴۳۹

ناشر: خانقاہ صدیقیہ نقشبندیہ

وزیر بروہی گوٹھ، سیکٹر 54/A نزد ایوب گوٹھ، گڈاپ ٹاؤن، کراچی

رابطہ: 0321-8202482

سبیل اللہ کی تحقیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اور

جہاد پر چند اعتراضات کے جوابات

تالیف

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم

استاد حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی

ناشر

مکتبہ ایمان ویقین

بنوری ٹاؤن کراچی